

اُردو ناول

کنیت



احمد امین

کمال

لاہور کی گرمی جون کا مہینہ سال ۱۹۸۰ تھا اور لاہور شہر میں ترقیاتی کام ہو رہے تھے۔ اس گرم ہوا میں کام کرنا آسان کام نہیں تھا لیکن یہاں کے لوگ محنتی لوگ تھے لاہور کی شدید گرمی کے باوجود اپنا کمال دکھار رہے تھے۔



ایک دن لاہور کے ترقیاتی کام دیکھنے ایک شخص آیا جس کا نام بابا دلدار تھا۔ بابا دلدار روز لاہور کی سڑکوں پر پیدل چلتا اور سارا کام دیکھتا۔ بابا دلدار مزدوروں کو کہتا کہ اپنے ہاتھ کا کمال دکھاؤ تاکہ یہ اور خوبصورت شہر لگے۔

بabaddar مٹی کے برتن اور بچوں کے کھلو نے بناتا تھا اور مٹی کی چیزیں بنانے کا اپنے ہاتھ کا کمال لوگوں کو دکھاتا تھا اور اچھی قیمت میں اپنے بنائے ہوئے برتنوں کو فروخت کرتا تھا۔ بابا دلدار اس کام کو بہت شوق کے ساتھ کرتا تھا کیونکہ وہ کہتا تھا یہ میرا کمال ہے اور یہ میں بچپن سے کرتا آ رہا ہوں اور جب تک میری زندگی ہے میں ایسے ہی مٹی کی چیزیں بنانے کے لئے فروخت کروں گا۔

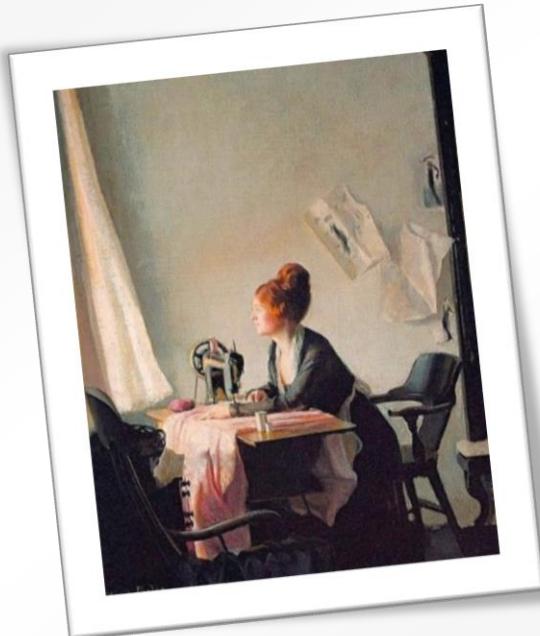


بabaddar لوگوں کو ہمیشہ یہ نصیحت دیتا تھا کہ کوئی بھی کام کرو لیکن اس کو دل سے اور شوق سے کرو تب ہی وہ کام خوبصورت لگتا ہے یہی انسان کا کمال ہے جب وہ اپنا کام محبت کے ساتھ کرتا ہے۔

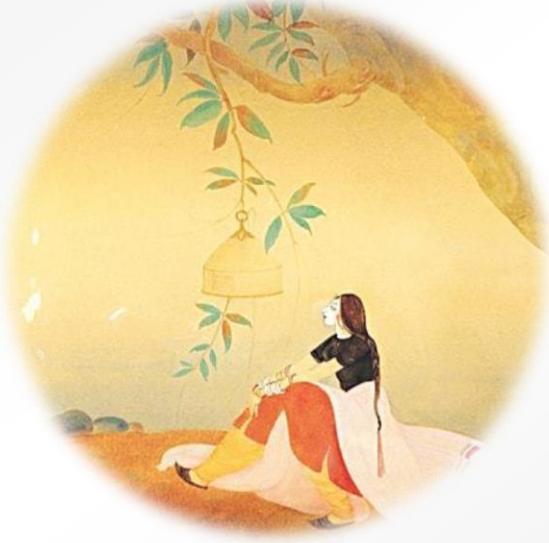
بabaddar کے گھر اس کی بیوی اور ایک اکلوتی بیٹی تھی بabaddar ہمیشہ اپنی بیوی اور بیٹی کو کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہاتھ اس لیے دیے ہیں تاکہ ہم اس کا کمال دکھائیں۔

بادلدار کی بیوی کا نام 'بی بی رشیدہ' تھا۔

بی بی رشیدہ اپنے زمانے میں کمال کی درجن (کپڑے سینے والی) تھی۔ لوگ ان سے اپنے کپڑے سلواتے تھے بادلدار اپنی بیوی کو کہا کرتا تھا کہ دور دور سے لوگ تم سے کپڑے سلوانے آتے ہیں یہ بھی تو تمہارا کمال ہے کہ لوگوں کو تمہارا کام پسند آتا ہے۔



لیکن عمر کے ساتھ ساتھ بی بی رشیدہ کی نظر کمزور ہوتی گئی اور کپڑے سینہ بند کر دیے۔ بی بی رشیدہ نے خود تو کپڑے سینہ بند کر دیے لیکن دوسری خواتین کو جو کپڑا سینا چاہتی تھی ان کو طریقے بتاتی تھی کہ کس طرح سے کپڑا سیا جا سکتا ہے۔



بaba دلدار کی بیٹی کا نام زینت تھا۔ زینت کی عمر ۲۲ سال تھی۔ زینت اپنی پڑھائی لکھائی میں اتنی اچھی نہیں تھی جتنی وہ اپنی کالا کاری میں اچھی تھی زینت اپنے ہاتھوں سے تصویریں بناتی تھی۔

رینت زیادہ تر تصویریں دنیا کے حالات کی بناتی تھی۔ جیسے کہ غریب گھر کی کہانی اپنے ہاتھوں سے نقش کرتی اور اس کی تصویریں کہانی بیان کرتی تھی۔



ایک دن باپ بیٹی گھر بیٹھ کر آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔

بابا دلدار:

زینت بیٹی ہمیشہ اپنی کلاکاری کو زندہ رکھنا اور جیسے تم تصویر بنائ کر کہانی بیان کرتی ہوا یہ اس عمر میں بہت کم لوگ کرتے۔

زینت: جی بابا!!!

بابا دلدار: شہر لاہور میں بڑی بڑی عمارتیں بن رہی ہے۔

زینت:

بابا مجھے بھی شہر لے کے جائے میں بھی دیکھنا چاہتی ہوں۔

بابا: کیوں نہیں زینت تم بھی تو دیکھو کہ ہمارا لاہور کیسا خوبصورت بن رہا ہے۔



اگلے دن

زینت اور بابا دلدار شہر گے اور بڑی بڑی عمارتیں دیکھ رہے۔

زینت: بابا یہ کتنی محنت کا کام ہے عمارت بنانا۔



بابا: جی ہاں! یہ مزدور سب اپنا کمال دکھا
رہے ہیں۔



زینت: اتنی گرمی کے باوجود بھی۔
بابا: یہی تو کمال ہے۔
جب یہ لاہور شہر کی بڑی بڑی عمارتیں
بن جائے گی تو سب اس کی تعریف
کریں گے لیکن کسی کو ان کمال کے مزدوروں کا پتہ نہیں ہو گا جنہوں نے یہ خوبصورت
عمارت بنانی ہو گی۔

زینت: کیوں بابا ان کا نام کیوں نہیں آتا جنہوں نے یہ اپنے کمال سے بنائی ہے۔

بابا:
یہی تو حقیقت ہے، ان لوگوں کا نام آجائے گا جو بنوار ہے ہیں کبھی کسی مزدور کا نام نہیں آتا۔

چھ دنوں بعد

ایک شخص بابا دلدار کے گھر مٹی کے برتن لینے آیا جس کا نام مصطفیٰ تھا۔ مصطفیٰ پڑھا لکھا لڑکا تھا اور نوکری کرتا تھا۔

مصطفیٰ: بابا دلدار مجھے مٹی کے برتن چاہیے۔

بابا: اچھا بیٹا! لوپا نج روپے کا ایک برتن ہے۔

مصطفیٰ: ٹھیک ہے مجھے دو برتن دے دو۔

مصطفیٰ نے زینت کو دیکھا کہ وہ کوئی تصویر اپنے ہاتھوں سے بنارہی تھی۔

مصطفیٰ: بابا یہ کون ہے؟؟؟

بابا: میری بیٹی ہے۔

مصطفیٰ: یہ میری تصویر بنادے گی؟

بابا: زینت یہاں آؤ۔

زینت: جی بابا۔

مصطفیٰ: کیا آپ میری تصویر بناسکتی ہیں۔

زینت: نہیں میں کسی شخص کی ایسی تصویر نہیں بناتی۔

مصطفیٰ: میں نے آپ کی کلاکاری دیکھی اور بہت پسند آئی ہے، اس لیے آپ کی مہربانی ہو گی کہ آپ میری تصویر بنادے۔

زینت: نہیں میں نے کہہ دیا ہے کہ نہیں بناتی۔

بابا: زینت بنادو یہ بہت تمنا کے ساتھ کہہ رہا ہے۔

زینت: ٹھیک ہے کوئی تصویر ہے تو دے دو میں بنادوں گی۔

مصطفیٰ: بہت شکر یہ میری تصویر بنانے کا اور کب آؤں اس کو لینے؟

رینٹ: دو دن بعد۔

مصطفیٰ: ٹھیک ہے میں اب چلتا ہوں۔

اب رات گزری اور زینت نے مصطفیٰ کی تصویر بنانا شروع کر دی

جب زینت یہ تصویر بنارہی تھی تو زینت اس قدر تصویر دل سے بنارہی کہ جب زینت مصطفیٰ کی آنکھیں بنارہی تو اس کو احساس ہوا کہ مصطفیٰ کی آنکھیں کتنی خوبصورت ہے۔

اور ایسے ہی رات گزر گئی اور فجر کا وقت ہو گیا زینت نے مصطفیٰ کی تصویر مکمل کر دی، لیکن اس پہلی تصویر بنانے کے بعد چینی سے انتظار کرنے لگ گئی۔ لیکن کافی دن گزرنے کے بعد بھی مصطفیٰ نہیں آیا۔ زینت نے اپنے ابو سے پوچھا کہ اب وہ لڑکا جو تصویر دے کے گیا تھا وہ تصویر لینے آیا نہیں۔

بابا! پتا نہیں!! مصروف ہو گا اس لئے نہیں آیا ہو گا۔

لیکن بابا دلدار کا کیا پتا کے اس کی بیٹی کو مصطفیٰ کی تصویر سے ایسا پیار ہوا کہ مصطفیٰ زینت کے خواب میں آنے لگ گیا۔



زینت اس قدر مصطفیٰ کا انتظار کرنے لگ گئی کہ اس کو دن رات کا بھی پتہ نہ لگتا تھا۔

ایک دن بی بی رشیدہ نے زینت کو روئے ہوئے دیکھا تھا جو کے وقت بی بی نے پوچھا کیا ہوا؟

لیکن زینت نے یہ بات نہیں بتائی اور اپنے دل میں دفن کر دی۔ اب زینت کے گھر اس کا رشتہ آیا۔ بابا دلدار نے زینت کو کہا کیا تمہیں یہ رشتہ منظور ہے تو زینت نے صاف منع کر دیا۔

کچھ دن کے بعد مصطفیٰ اپنی تصویر لینے آیا۔

مصطفیٰ: بابا دلدار،، السلام علیکم

بابا دلدار: و علیکم السلام جی بیٹا !

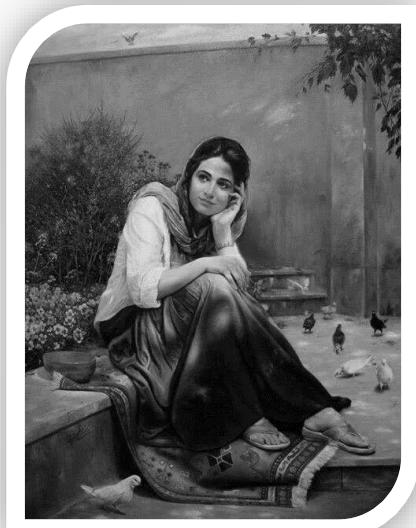
مصطفیٰ: میں وہ لڑکا ہوں جو دو سال پہلے آیا تھا اور آپ کی بیٹی سے تصویر بنوانے کا کہا تھا لیکن میں کراچی چلا گیا تھا میری نوکری وہاں لگ گئی تھی اور اب یہاں آیا تو سوچا تصویر کا پوچھ لوں۔

بادلدار:

اب تو وہ تصویر پتہ نہیں ہو گی بھی کہ نہیں میں زینت سے پوچھتا ہوں، زینت باہر آؤ
زینت باہر آتی اور جب وہ مصطفیٰ کو دیکھتی تو اس کی آنکھ میں آنسو بھر آتے۔

مصطفیٰ:

میں معذرت چاہتا ہوں کہ میں لینے نہیں آیا۔
زینٹ: کوئی بات نہیں میں تصویر لے کے آتی ہوں زینت بہت خوش تھی لیکن کیا
زینٹ اپنے پیار کا اظہار کر سکے گی؟



زینت تصویر لے کے جب باہر آئی تو ایک بچہ زینت کے پاس دور کے آیا اور بولا مجھے
دو میرے ابو کی تصویر یہ میرے ابو ہیں زینت یہ دیکھ کر بولی کیا یہ آپ کا بچہ ہے؟
مصطفیٰ: جی میرا بیٹا ہے۔

زینت کی توسیب خوشی یہ سن کر ختم ہو گئی تھی اور وہ تصویر بچے کو دے کر اندر چلے گئی
اور خوب رونے لگ گئی۔

بی بی رشدہ: کیا ہوا زینت؟

زینت: امی مجھے محبت ہو گئی لیکن وہ محبت میرے لیے نہیں بنی۔

بی بی: کون ہے وہ؟؟؟

زینت: یہ جو باہر تصویر لینے آیا تھا اس سے دو سال سے محبت کرتی تھی اور آج جب
یہ لینے آیا تو اس کا بیٹا بھی ساتھ آیا وہ شادی شدہ ہے۔

بی بی رشیدہ: چلو بیٹا یہ خدا کے کام ہے تمہیں اس سے محبت تھی اُسے تو نہیں تھی وہ تو
بس تصویر بنوائے آیا تھا۔

رات کا وقت

بaba دلدار، بی بی رشیدہ اور زینت کھانا کھار ہے تھے، تو بابا دلدار بولا آج میں اُس بچے کو دیکھ کر میرا دل بہت اُداس ہوا۔

بی بی: کون سا بچہ؟
بaba: وہ جو آج مصطفیٰ آیا تھا تصویر لینے اُس کا بچہ۔

بی بی: کیا ہوا اُس کے بچے کو؟
بaba: مصطفیٰ کی بیوی کی موت ہو چکی ہے وہ بچہ اپنی ماں کی کمی محسوس کرتا ہے، مجھے آج مصطفیٰ نے بتایا۔

یہ سن کر زینت حیران ہو گئی۔
بی بی رشیدہ: تو ہم زینت کی شادی کر دیتے ہیں مصطفیٰ کے ساتھ۔
بaba: یہ کیا بول رہی ہو زینت سے تو پوچھ لو۔

زینت: بابا مجھے مصطفی سے ہی شادی کرنی ہے۔ اور یہ کہہ کر زینت بہت رونے لگی۔

بابا دلدار زینت کی یہ محبت دیکھ کر بہت حیران ہو گیا اور بولا کل اُس نے اپنے بچے کے کھلونے لینے آنے ہے میں اس سے بات کروں گا لگے دن مصطفی جب آیا تو بابا دلدار نے پوچھا کیا تم میری بیٹی کے ساتھ شادی کرو گے مصطفی بولا یہ کیا بول رہے ہیں آپ؟ بابا بولا اس بچے کو بھی ماں کا پیار مل جائے گا۔

مصطفی بولا آپ پہلے زینت کی رضامندی لے لیں۔۔

زینت دور سے بولی مجھے یہ شادی قبول ہے۔

اس طرح زینت کو اس کی محبت مل گئی اور مصطفی کے بیٹے کو ماں۔

